

اخبار احمدیہ

۲۰ روہ ۱۴۰۲ھ کو بروقت ۱۰ بجے صبح سیدنا حضرت علیہ السلام نے جمعہ ۱۰ بجے اتنی ایدہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے منتظر اخبار الغفلت میں شائع شدہ آج کی روایت منظر ہے کہ کل معذور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ مات خیرہ اچھی آجی اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ سے اچھی ہے۔

اجاب عند رکعت کا ذکر رکعت کے لئے ائمہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ نے فضل سے عند رکعت مقتیاب فرماتے ہیں۔

ردہ ۱۴۰۲ھ کو حضرت سیدنا ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی کو جہنم کی آگ میں جلا کر رکھ دیا جائے اور وہ جہنم میں ہی رہے اور وہیں موتی اور کھوپڑی کا بیجر سے ہونے والا ہے۔ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کو جہنم میں جلا کر رکھ دیا جائے اور وہیں موتی اور کھوپڑی کا بیجر سے ہونے والا ہے۔ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کو جہنم میں جلا کر رکھ دیا جائے اور وہیں موتی اور کھوپڑی کا بیجر سے ہونے والا ہے۔

کے بیان کردہ اصول ہی کو فقیر سوسائٹی میں تفسیر فرمایا ہے کہ اصول ہیں۔ اور ایسا معقول ہوتا ہے کہ اسلام ہی فقیر سوسائٹی ہے اور فقیر سوسائٹی اس لئے تفسیر کے اختتام کے بعد حاضرین جلسہ اور فقیر سوسائٹی کی لاٹری کے لئے لڑیں گی یہی تمنا ہے۔

مدراس میں تھیو سوسائٹی اور کرسٹنٹ ہال میں احمدی مبلغ کی دو تقاریر

تھیو سوسائٹی اور کرسٹنٹ ہال میں تفسیر کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کر کے ہوئے۔ چنانچہ ان کی خواہش کو قبول کرتے ہوئے خاک رس چند احباب اُس سوسائٹی میں گیا۔ اور انگریزی میں "اسلام اور اس عالم کے موضوع پر تقریر کی جس میں منقار کے ساتھ مسادات، اخوت عامہ، اللغات، نظام مذہبی رہنماؤں کی حرمت و تحمیر اور بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں اسلام کی تعلیمات و ہدایات کو بیان کیا۔ اور شبلیہ کو فقیر سوسائٹی میں منعقد

کے اس زمانہ میں قائم ہوئی۔ وہ اصول تو اسلام نے چودہ سو برس پہلے چھپا دیئے تھے۔ نہ صرف بیان کے منجھکے وہ عمل میں بھی آئے اور اس کے شاندار نتائج ظاہر ہوئے۔ آج بھی اگر دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ تو اسلامی اصولوں کو اپنا کر ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام ہی "امن و صلح" کا پیام ہے۔

جلسہ سالانہ کی آمد آمد

جماعت احمدیہ میں جماعت احمدیہ کا، وال جلسہ سالانہ

۱۸-۱۷-۱۶ اور دسمبر ۱۹۷۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ قادیان کے جلسہ سالانہ "بہن مخالفت" روحانی ماحول میں حقائق و معارف اُسے پر تقاریر کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جو ایمان یقین اور معرفت کو ترقی دینے کا موجب ہوتی ہیں۔ اسلئے احباب جماعت کو چاہیے کہ وہ خود اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کیلئے لاٹیں اور جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

کے بعد جلسہ سالانہ کی آمد آمد کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوئی۔ جو خاک رس نے کی۔ پہلی تقریر حکیم ایم۔ ایس جہاں محمدی نے کی۔ اس کے ثانی زبان میں ہوئی۔ بعد ازاں خاک رس نے اردو زبان میں تقریر کی۔ اور آخرت میں اظہارِ فکر کے پانچہ آئینہ منہ کے لئے جہاں محمدی نے کہا۔ اور شبلیہ کے ہمراہ نے اس تقریر میں کیا کیا بیان کیا۔ جس سے ہماری زندگیوں میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور آخرت میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے ملنے کا کام فراہم ہوگا۔

اس اجلاس میں ہمارے ایک ذمہ دار حکیم حکیم محمد عثمان صاحب نے بھی شامل زبان میں تقریر کی۔ جس میں آپ نے "ارکان خمسہ" کے حقائق و روئے کار کو واضح اور صحیح کی حکمت باقی فرمائی۔ ہر امر باعث خیر ہے۔ کہ اب نظر احمدی احباب بھی ایسے عنوانوں میں تقریر کی دعوت دیتے گئے ہیں۔ اور ہمارے خیالات کو سمجھتے ہیں۔

۱۷ بجے شب یہ جلسہ خیر و خوبی انجام پائی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اچھے کاموں میں مدد فرمائے۔

ایسے اجلاس منعقد ہونے سے بہت سے مختلف مذاہب کے ذمہ دار دست لگائے نہیں رہ سکتے۔ بلکہ سیرت و سوانح اور اپنے مذہب کے اصول و عقائد کو بیان کرنے میں۔ ایسے اجلاس کے انعقاد اور ترقی کے خواہش بھی یہ ہوتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی اصول کو سمجھ جائے اور باہمی تعلق اور اعتماد و خوشگوار ہوں۔ چنانچہ اس سوسائٹی کے ہاں "مشراہی سینٹ" نے اپنی مختلف تقاریر و تقریرات میں اسلام اور باقی انصاف علیہ العسلوۃ والسلام کے بارے میں ثابت ہی عمدہ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جس کے لئے حوالہ جماعت احمدیہ لڑیں۔ جس میں پائے جاتے ہیں۔

اس سوسائٹی کی ایک شاخ رجبہ (سودا گھم میں قائم ہے) کے سید فیض بخش نے ہمارے وقت کو محمد رفیق صاحب کے ذریعہ بخوانش کی۔ کہ جس ان کو سوسائٹی میں راکٹر کر کے "Islam a world Peace"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے

تقدیر نصرت کے اللہ جبکہ فی الرحمن الرحمن

شرح جہدہ سالانہ پچھروے ششماہی ۵۰-۳۲ روپے ممالک غیر ۵۰-۷۰ روپے

نی پرچہ ۱۳۰۰ روپے

ایڈیٹر: محمد حفیظ قادیان

جلد ۱۱، ۱۹ اخبار ۱۳۵۰ھ ۸ جمادی اول ۱۳۸۱ء ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء

صحیح سیاسی شعور پیدا کرنے کی ضرورت

مطلوبہ ذریعہ اشاعت عین ہی یورپی کے نشانات اور ان کے فرو کرنے کے بارہ میں جو خبریں اخبارات میں آتی رہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ ستارہ خلاقوں میں ایسی حالت بہت کم شہر کے ہیں۔ اور خطرناک کشیدگی کی صورت جاتی رہی ہے۔ دلوں میں تناؤ ہوتا رہا ہے۔ مگر جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے وہاں تک اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ یہ امر اطمینان بخش ہے کہ یورپی سرکار نے جو فساد کی آگ کو ٹھکانے اور ملتانی میں امن و امان بحال کرنے میں خاص کوشش سے کام لیا۔ اور ساتھ ہی مرکز نے بھی اس بارہ میں سختی سے اقدام کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ جیسا کہ سلسلہ میں ریاستی حکومت سے برابر رابطہ قائم رکھا۔ مرکز نے ریاستی حکومت سے بھی کیا کہ مخاطبہ ذریعہ جاری کی جائے۔ نیز امتدادی نظریہ سیدی ایکٹ سے کام لیا جائے وغیرہ۔

مقام خورشیدیہ یہ ضرورت مالی آخر کیوں پیدا ہوئی۔ ۱۴ سالہ زندگی نے ہمیں کیا دیا۔ ایک طوطا بھی چند روز کی قسمت سے بات کہ نڈھال کرنے لگتا ہے۔ مگر فرقہ وارانہ جذبات سے مغلوب ہو جانے والے تو اس ۱۴ سالہ استقامت میں کیا پابند رہے۔ یہیں آبادی ملی کر آزادی کی قدر نہ پہچانی گئی۔ اگر قدر کی جوتی تو اس کے عقلمندی بھی پورے ہوتے۔ ہم نے کاذبہ ڈیموکریٹک نظام حکومت کو پسند کرنے کا ارادہ کیا مگر ۱۱ سال گزار جانے کے باوجود ہمارے ذہنوں اور خیالات میں یکوازی ازم سے جگہ نہ پائی۔ اگر نشانات کی نشانی بھان میں کہ جاتے۔ تو اس کی تہ میں اب مجرمی یا فسادات، بات کی تفریق اور محبت جہات کے بغیر اور رکھائی دیا گئے۔ اس کی خاطر مزہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں عوام کے سیاسی شعور کی مجموعہ رنگ میں تربیت نہیں کی گئی۔ اور اس کے نیک جذبات کو کچھ نہ کا کا حقہ مروج نہیں پہنچی ہو گیا۔

ملک کے اتحاد و یکجہتی کو قائم رکھنا اور اس کے لئے ملک کے اندر ایسا ماحول تیار کرنے کی اشد ضرورت ہے جس سے عوام ایک

دوسرے کو سمجھنے اور قریب آنے کی کوشش کریں یہی عینت و اعلیٰ کے تعلقات ہیں اور ایک فرقہ کے دل دوسرے فرقہ کی نسبت جلد سے جلد صاف ہو کر وطن کی خاطر سب کوششیں ایک نقطہ مرکزی پر جمع ہوں۔ وہ طاقتیں جو باہمی کشیدگی کی صورت میں ریشہ گان جاتی ہیں ملک کی ترقی و ترقی میں کام آئیں۔ ملک میں اتحاد و با توازنہ مادیت میں ترقی یافتہ ممالک کا منشا برہم کیے گا۔ لیکن اگر ملک کا اثر اڑھ بھر گیا تو ان ترقیاتی فنڈوں مختلف پلاٹوں طرح طرح کے پراجیکٹوں اور ریوی ریوی صنعت گاہوں کا کیا فائدہ؟ اس وقت کی قدر و قیمت ان مادی سائنسوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کی قدر دلوں میں پیدا کیجئے۔ فوجی اہلکاروں کو اس وقت سے استقامت کیجئے۔ کہ ایک دوسرے کو دیکھ کر دماغوں میں نفرت و حقارت کے اظہارات پیدا ہونے کی جگہ دل میں اُلفت و محبت تھے جذبات اُبھر سکیں۔ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے سماجی نہیں۔ بلکہ وطن کو محبت دیں۔ عزیزیت کی تبلیغ پائی جائے۔ اور باغ و باج اُٹھانوں کی طرح ایک ایک ذہب اور خیال کے حامی ہونے کے باوجود ملک کی خاطر شکر ہوں! یہ چیز ناممکن تو نہیں مگر مشکل اور کٹھن ضرور ہے جس کے لئے مسلسل جدوجہد اور دھندلوں تعلقین کی اذہ ضرورت ہے۔

عجابت مختلف مذاہب کا گورنر ہے اور طبی طور پر سرخسوں کو ایسے مذہب سے محبت ہوتی ہے۔ بائبل اسی طرح جسے ایسے ایسے وطن کے ساتھ محبت ہے۔ کتب اسی اختلافات کو ہمارے مکی سنکیو نظام حکومت کے ذریعہ نہایت عملگی سے سلجھا دیا گیا ہے۔ ہر شخص کو ایسے مذہبی نقطہ خیال کی اشاعت و تبلیغ کی آزادی دی گئی ہے۔ جن کا دوسرے نقطوں میں مطلب یہ ہے کہ ہر مذہب مستقامی و تشریح سدر سے عقائد کی دوہان کو تسلیم کرتا ہے۔ اُسے وسیع النظری سے جملہ بیچنے نقطہ خیالی کے مذہب آدمیوں کو براداشت کرنا چاہیے۔

محدت ایکسا بارہ ہے جس میں مختلف الموعز شمشاد پھول دکھائی دیتے ہیں۔ ایک ایک رنگ اور قسم اس کی خوشبو باغ کی ظاہری اور داخلی خوشنما کی خوش خوش منظر کو یاد دلا دیتا ہے۔

اس وقت ہر اس قسم کی محبت کے پھولوں کو مذہب کے وفاداری سدر سے یاد دہی اور جبرائی کی آتشوں پر ذمہ داریوں سے یاد دہی کی اپنے ملک کے وفاداری ہی کی کوشش کی

نگاہ سے دیکھتے ہیں ہمارے وسیع نظریہ ہونے کے ذریعہ اس کی غلامت سے روز جن حدود میں کو ایک شخص اسی سرزمین کو اپنے لئے مستقل اقامت گاہ بنا لیا اور کوئی دھرتی کے اپنی قسمت کو دانت قرار دے کر اس کے رائج الوقت تو رہی کا اپنے خیر یا ہنر ظاہر کر داتا ملک کے دوہان سے اس کے جان و مال عزت آبرو کی گواہی بخاری دے دی۔ پس اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ عوام کے سیاسی شعور کو اس رنگ میں بھی میدان کیا جائے کہ دنیا میں صرف ایک ہی نقطہ خیالی کے آدمی نہیں رہ سکتے۔ جس دور میں ان خیالات کو سننا ان کے دماغ میں نہیں برداشت کرنا ہے۔ کیا عجیب بات نہیں کہ دنیا تو سائنسی ترقی کے نتیجہ میں کھڑی کر ایک بیج بر آری ہے۔ اور غیریت کا راز اسی مندرجہ سوری ہیں۔ اور ہم میں کہ ایسے ہی نہ ہونے والے شعور ہیں اور ان کو ان کے جائز حق سے محروم کرنے کے آرزو مند ہیں۔

اکثر جہتوں کو اس ملک کی بڑی اہمیت کے متعلق اپنے ذہن کو اس لئے دے سکیں جی ملادار بلکہ صحت کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا ملک اسلامی ملکوں سے گرا ہونے لگا اور قریباً سبھی ممالک سے ہمارے سیاسی تعلقات خوشگوار ہیں۔ اور یہ زمانہ کوئی ایک ملک دیکھنے کے ممالک سے الگ نکل نہیں رہ سکتا۔ پس یہ بات عجیب غریب ہوتی ہے کہ اردو کے اسلامی ممالک سے ہمارے ملک کے گھر سے روابط ہوں گے انہیں لوگوں کے ہم ذہبوں کو جو اسی ملک کے باشندے ہیں ضرورت کی نگاہ سے دیکھیں اور انہیں اپنے سے دور رکھنے کی کوشش میں لگے رہیں۔

ملک کے اتحاد و معبود بنانے کے لئے ہر رسائل کے علاوہ درسگاہوں میں راج کتب نصاب کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ نوجوانوں کے ذہنوں کو سیکولرزم کی بنیادوں پر پرانا چھوڑا جائے۔ اور یہ امر باعث اطمینان سمجھانا چاہیے کہ پچھلے دنوں ہر اسی طرح کی ترقیاتی کوششوں کے لئے کمیوں نے بیکر قابل ضرورتوں میں اس کو محبت مل کر لی۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ گذشتہ سالوں سے نصاب کی کتابوں میں بڑی ہر شمارہ سے ایک فرقہ کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کیے جاتے ہیں۔ اس کے لئے متعلقہ کتب کا مطالعہ اس کا واضح ثبوت پیش کرنا ہے۔ اس صورت میں درسگاہوں میں درسگاہوں میں بڑی ترقیاتی کوششیں کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ جدید شامات کے سلسلہ میں جوڑنا اور اظہار نے مختلف موانع پر

بیانات دینے تو انہیں میں شہری جن سنگھ وزیر داخلہ ہونے کا اظہار میں شائع شدہ بیان اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔ ہمارے ریتاب کی خبر کے مطابق شہری جن سنگھ نے مزید کہا کہ میرٹھ میں جو قتل ہوئے وہ آکا دکن کے پھر سے گھومنے کے واقعات سے ہوئے۔ اس مرتبہ سرسائی کے ایسے جگہ کے فوجیوں نے پھر سے گھومنے جن کے جہاز خون کو دیکھ کر سے ہوش ہوا ہیں۔ ایک شخص ہوتا تھا کہ ان فوجیوں کو قتل کرنے کی راہنمائی ہوئی ہے۔

ریتاب جاندرہ ص ۱۲

یہیں یہ صورت حال ہر محبت دہن کے لئے بڑی ہی تشویش کا ہے۔ ملک کے ذمہ دار افراد کو اس کی طرف ذری توجہ دینی چاہئے۔ درحقیقت کسی ایسی پوری اس کا بہترین سرمایہ ہوتی ہے۔ لہذا لئے دیکھیں کہ یہ ترقی سراسر شائع ہونے پائے۔ اور نہ آپ کے رہنے پر ترقیاتی منصوبے کی کام نہ پائی گئے۔ جب اس ملک کے نئے دنوں کا باہمی اتحاد ختم ہو گیا اور انہوں نے محض مذہبی اختلاف کی صورت میں ایک دوسرے کے گئے کاٹنے شروع کر دیئے۔

الغرض ملک کے عوام کے سیاسی شعور کو اس طرح پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ اہل وطن ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ اور سب کی عمدہ کوششوں سے ملک کی تعمیر و ترقی کی رفتار میں تیزی پیدا ہو جائے۔

خبر سب باتیں تو ملک کے ذمہ دار اشرار کو توجہ سے متعلق ہیں۔ مگر جہاں تک ہماری اپنی جماعت کا تعلق ہے۔ وہ بنیادی طور پر ابتدائی سے ایسے اصولوں پر کار بند ہے اور ہمیشہ ہی اس کا یہ چارہ لگتی رہتی ہے اب حالات کا تقاضا ہے کہ اصحاب جماعت خصوصیت سے امن پسندی کی جماعتی تعلیم کا ایسے طبقہ اثر میں پرہیز کریں اور ساتھ ساتھ اہل وطن میں بھی لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے شرارتوں سے محفوظ رکھے اور ہمارے ہونٹوں کو صحیح اور معقول بات کے کہنے اور اس پر عمل درآمد کرنے کی توفیق دے دے۔

اشاعت اسلام کیسے ہماری کوششیں اسی وقت راہروستی میں جنبم خود اسلامی حکام پر عمل کرینے والے ہوں

اپنے اندر ایک دیوانگی پیدا کرو۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں رات دن ہنٹک ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام الاحمدیہ سے ایک ایمان و زون خطاب

شمارہ ۳۷۷ اگست ۱۹۳۵ء بمقام کوئٹہ

سیدنا حضرت المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنسور الہدیہ میں اپنی پہلی مرتبہ کوہ تشریف لے گئے تو ہر رات کو مجلس خدام الاحمدیہ کو ٹھہرے معذور کے اعزاز میں ایک بار کی دی جہاں میں تلاوت و تعلم کے بعد معذور کے خدمت میں سیاست پیش کیا گیا۔ اور درخراست کی گھاگھو اور ابراہیم خدام الاحمدیہ کو اپنی قیمتی باتوں سے مستفین فرمایا۔ چنانچہ معذور نے اس موقع پر ایک نہایت ایمان از روئے نور فرمایا۔ جو مال جہاں افضل میں شائع ہوئی ہے اور انادہ احباب کے لئے ذیل میں نقل کی جاتی ہے (اردو)

تشمیر نمودار اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد معذور نے فرمایا۔
ایچھا کام تعریف کے قابل
چھوٹا ہے اور بڑا کام بڑم کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی استنادا ہے شاکر کا دل بڑھانے کے لئے ان کے غلطوں اور تاخیر کام کو بھی قابل تعریف خاطر کرتا ہے۔ اور کبھی وہ ان کے اندر نیا عزم پیدا کرنے کے لئے ان کے اچھے کاموں کو بھی قابل اعتراف اور قابل تشہیر قرار دے دیتا ہے جس کی وجہ سے شاکر داپنے کاموں کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ عربی یا لوری ان دونوں میں سے کسی ایک کے مستحق مجھے

میرے ہی شعر تھے
جو میرے لئے کاغذوں پر لکھ کر لے آیا ہوں اور میں نے پوچھا کیا کرنے کے لئے یہ لکھ رہا تھا کہ یہ پڑائی نہیں ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ جب میں نے یہ بات بھی تو میرے استاد کا جواز اور سورہ ہو گیا۔ اور اس نے کہا میں تو تھکتا تھا کہ میں اپنے پیچھے ایک ایسا لکھ چھوڑ جاؤں گا جس کا فارسی زبان میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ مگر آج جو تم نے یہ جرات کی ہے میرا اس کی وجہ سے اب تمہاری تمام تر ذی اعظم ہونگے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ تم نے یہ تشہیر نہیں کیا کرتا تھا بلکہ اس سے تشہیر کرتا تھا کہ تاہم زیادہ سے زیادہ کوشش کرو۔ اور تمہارے معنی جو بڑے زیادہ سے زیادہ کوشش کرو اور تمہارے معنی جو بڑے زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوں اگر میں کہہ دیتا ہوں مجھے شکر ہی ملے گا۔ تو تم بڑے بہت شکر کرنے۔ یہ جرح ہی کا نتیجہ ہے کہ تم نے خوب زور لگایا۔ اور محنت سے کام لیا۔ اب صاحب کمال بن گئے۔ لیکن اب ہماری ترقی ختم ہو گیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے یہ اس سے زیادہ ترقی نہیں کی۔ میں تشہیر تھی وجہ سے ہوئی ہے۔ کبھی کام کر۔ نہ ان کے تعریف کی جاتی ہے کہ کم جو مصلحتان مستند نہ ہو جائے۔ اور محنت نہ ہوتی ہے اور کبھی سخت تشہیر کی جاتی ہے۔ تاہم جو مصلحتی زیادہ سے زیادہ اپنے نام پر زور ڈال کر اپنے معنی جو بڑے کام لگائے گا کوشش کرے گا یہ بہت ہی مشکل ہے۔

ایک واقعہ یاد ہے
وہ ذکر کرتا ہے کہ میں شوخا کرنا تھا۔ اور اصل کے لئے استاد کے پاس سے آیا کرتا تھا کہ وہ بڑی سختی کے ساتھ ان پر تشہیر کیا کرتا تھا۔ اتنی سخت تشہیر کہ وہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اپنے متعلق احساس پیدا ہو گیا تھا کہ میں بڑا اچھا اور بہتر بن گیا ہوں۔ لیکن میں نے متواتر دیکھا کہ میرا استاد ہر جرح کرتا رہتا تھا۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ یہ جرح نامناسب ہے اور غضب پر مبنی ہے۔ ایک دفعہ شہادت کر کے چلا گیا۔ اس سے کہہ کر خدا گھبرائے اور ان کی جلد خالی اور خط بدل کر کسی سے چند نظریں ان پر نقل کر لیں۔ اور اپنے استغناء کے پاس سے گیا۔ مجھے کہا مجھے اپنے والد صاحب کی تشریح میں سے چھلنے سے شاعروں کے کام سے بڑا بڑے ہیں۔ انہوں نے وہ نظریں بعضی شریعہ کی نظریں کے لئے لکھی تھیں کہ تعریف کرنی شروع کرے گا کہ بیڑا اٹلے اور جب کا کام ہے۔ اس نے بہت ہی گورہ کہا ہے۔ وہ کہتا ہے جب میں نے یہ تعریفیں سنیں تو گھبرا کر استاد جی میں رہنے دیکھنے میں نے مجھ سے کہا کہ اب وہ جگہ پر تشہیر کرتے رہتے ہیں۔

ایک تیسرا واقعہ بھی ہے
اور وہ یہ کہ انسان اچھے کام کی تعریف کرے اور وہ جسے کہہ مت کرے۔ میں نے کہا اس سے بہت ہی کہہ کہہ خود کوئی کوشش سے وہ صحت جو جاتی ہیں۔ اور اگر نہیں لفظ خازن کیا جائے تو ترقی ترقی ہو جاتی ہے۔ گناہ میں میں پہلی دھوا آیا ہوں۔ اگرچہ یہاں کے خدا میں سے بسنے کے تادیبان میں نہیں جاتی ہے۔ اور جس کے ماں باپ بھی وہاں رہتے تھے مگر کچھ بھی ان کے کاموں پر مجھے تشہیر کا اس طرح موقع نہیں ملا۔ میرے آج ملا ہے۔ میں جب سے یہاں آیا ہوں میں محسوس کرتا ہوں کہ یہاں کے خدام علمی مجھے کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ مجھ میں خدام سے توجہ کی ہے۔ اس لئے اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا کہ

قرآن مجید میں طہ پر پڑھا جائے

پس کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان فلفلہ اندازہ لگائے اور سمجھتے کہ فلفلہ آواز ہی بہت بلند ہو جائے۔ اس پر معنی بھی تشہیر کی جاتی ہے۔ اتنی ہی وہ محنت کرے گا۔ اور اس کے معنی جو بظاہر ہوں گے۔ لیکن اس کا نتیجہ اٹلٹ لکھتا ہے۔ وہ کہہ جو مصلحتان کم ہمت ہوتا ہے اور اس تشہیر کی وجہ سے وہ باپوں جو جاتا ہے اور آئندہ ترقیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو بظاہر وہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان غفلت سے یہ لکھتا ہے کہ کم ہمت ہے۔ اس کی ہمت و مصلحتان کے لئے وہ اس کی تعریف کر دیتا ہے۔ لیکن وہ کہہ جو مصلحتان نہیں جانتا۔ اگر وہ اس پر تشہیر کرتا تو اس کے معنی جو بظاہر ہوتے لیکن استناداً اس کا ہزارہ لفظ لگایا۔ اور کم جو مصلحتان کی تعریف کرے۔ اس کی تعریف کا وجہ سے محنت اور مزید جدوجہد نہیں کرتا۔ اس لئے وہ اپنے مفصلین کا مایاب نہیں جانتا۔ اور ان اٹلے ترقیات سے محروم ہو جاتا ہے۔ جن کا حصول اس کے لئے ممکن تھا۔ مگر ان خطرات کے درمیان بہر حال

ایک تیسرا واقعہ بھی ہے
اور وہ یہ کہ انسان اچھے کام کی تعریف کرے اور وہ جسے کہہ مت کرے۔ میں نے کہا اس سے بہت ہی کہہ کہہ خود کوئی کوشش سے وہ صحت جو جاتی ہیں۔ اور اگر نہیں لفظ خازن کیا جائے تو ترقی ترقی ہو جاتی ہے۔ گناہ میں میں پہلی دھوا آیا ہوں۔ اگرچہ یہاں کے خدا میں سے بسنے کے تادیبان میں نہیں جاتی ہے۔ اور جس کے ماں باپ بھی وہاں رہتے تھے مگر کچھ بھی ان کے کاموں پر مجھے تشہیر کا اس طرح موقع نہیں ملا۔ میرے آج ملا ہے۔ میں جب سے یہاں آیا ہوں میں محسوس کرتا ہوں کہ یہاں کے خدام علمی مجھے کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ مجھ میں خدام سے توجہ کی ہے۔ اس لئے اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا کہ

جناب رضوی صاحب پونچھ کے نام کھلی خط

از حکم خواجہ محمد صدیق صاحب نائی صدر جماعت احمدیہ پونچھ

مکرمی عزیزی مولوی سید احمد صاحب رضوی
 السلام من اتبع الهدی
 تاریخ ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء
 علم کی مبارک تقریب پر آنجناب نے
 حب ساہن بجائے حضرت نبی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک بیان کرنے
 کا جو یہ جہانت پر خود تراشیدہ ازار اٹا
 دے کر سامن کو ہمارے خلاف چلنے
 کی جو سی ماہاصل کی وہ نہایت ہی افسوسناک
 ہے۔ آپ کی تقریب کا مختصر مفہوم یہ ہے

غرضی بھی ہوئی اور انہوں میں غرضی اس
 لئے کہ آپ لوگوں کے اعترافات سر
 کر پیشتر مستفیدہ ازاد حقیقت حال
 دریافت کرنے کے لئے جاری جانت
 کی طرت راجع کرتے ہیں اور اس طرح
 انہیں احمدیت کی حقیقت پر اپنی حاصل
 ہو جاتی ہے۔ اور انہوں اس
 بات کا ہے کہ آپ نے اس مقدس
 تقریب کو اپنے خصوصی مفاد کے حصول
 کا ذریعہ بنا لیا اور احمدیت پر اعتراضات
 کے لئے اپنے وقت کا انتخاب کیا
 یا درکے لئے لوگوں کی مخالفت ہی

ان کے خلاف فتوے حاصل کرنے مخالفت
 میں تمنا میں نہ کی گئی کہ یہ رنگ در وہ کسی بھی
 ایسے جھوٹے کی تباہی کے لئے زور نہ دیا جاتا
 لئے لائی نہیں تھیں مجیب بات یہ ہے کہ آپ
 لوگوں کی ایسی خدیوہ مخالفت و عداوت کے باوجود
 خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید میں اس امر جو امت
 کے متعلق ہے۔ اور آپ لوگوں کی ایک بات
 بھی بارگاہ رب العزت میں مستند نہ تھی! اس
 لئے حضرت خدیوہ باقی مسعود صرح نے کہہ
 لئے تو ہے کہ آگاہہ سے مہمان دور
 سوچ کر کہیں خدا نہیں دینا اور نہیں
 تیریں نہ رہے نہ دولت نہ آفتاب
 بس اس سبب سے سالہ تیرا نہیں تھا

جناب مولوی صاحب خدا کو حاضر ناظر جان
 کر سہجے کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دلیل ہے کہ
 کوئی جہود و عداوت اور اس قدر شدید مخالفت کے چوتے
 جوئے اتنے طریقہ عمل نہ ہوئے تاکہ عداوت
 جوئے کے اپنے مقدمہ میں روز افزوں ترقی پا
 رہا ہو۔

ذلت ہی چاہتے ہیں انکرام کو ہونے
 کیا معذرت کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے!
 اگر جواب لینی ہیں تو آپ کو اس طرح کی مخالفت
 کو ششوں پر نظر ثانی کرنی چاہیے اور ایسی تقابیر
 سے توبہ کرنی چاہیے

رہے آپ کے اعتراضات و معروض ہے
 کہ جب تک حضرت نوکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ آہ
 اسی دلی کے فضاں اور نہ تم ہونے والے
 مراتب عالیہ کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ لفظ
 لفظ لے صدق دل سے حضرت مرزا صاحب علیہ
 السلام کے فرمودہ کے مطابق اس بات پر
 بحث ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین۔ آخر الانبیاء رحمۃ اللعالمین
 شیعہ ائمہ نہیں ہیں اور حضور کے ان مراتب
 عالیہ کو کوئی نہیں پونچھ سکتا۔ اسی طرح جانا
 ایمان سے کہ قرآن کریم خاتم الکتب مبارک ہے
 جس کا ایک حتمہ بالقرطاس کے خراج اور
 حدود اور احکام اور ادا سے زیادہ نہیں ہو
 سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے کوئی دھی یا انعام
 من ماب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام قرآن کی ترمیم
 یا تفسیح یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تفسیر کر سکتا ہو۔
 اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک
 جماعت مومنین سے خارج اور ملعون اور کافر ہے۔

اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ انی دور جو طوطا
 مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے ہی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہرگز آہ نہ کہ حاصل نہیں ہو سکتا
 چر جائیکہ راہ راست کے اسٹیل مارن مجرمتاً
 اس امام الوصل کے ماسلے ہو سکیں کوئی نہ مر شرف
 دکھل کا اور کوئی مقہم عزت و قرب کا جو کبھی
 زور رکھتا مخالفت ایسے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہم ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جس جو کہ جتنی
 نامہ حقیقی طور پر ملتا ہے۔

تشریح کے لئے ملاحظہ ہو حضرت باقی
 علیہ السلام کی اجماعی تصنیف انزال الہامی
 (۱۳۳۰ھ)

اس کے نقل کے لئے زحیم
 بھیجیں گے اور یہ تمام نام
 کے ہی مسلمان ہوں گے۔

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام باقی
 سلسلہ احمدیہ کی عداوت کی گت منبت
 کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ دنیا میں جودہ
 سو سال کے بعد تاریخ نے گذرے ہیں
 واقعات کو دہرایا اور ملوانے احمدیہ جہت
 کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا
 مگر نہ واقعات نے وقت کے سچا کوہر
 طرح سے بے شرح سرخ و درکا جگہ دین
 دنیا میں خرم کی تاثیرات سے نوازا۔

کیا احمدیت کی عداوت کا یہ ایک
 واضح ثبوت نہیں کہ باوجود شدید مشق و مقلو
 غیر مقلدہ عقلی۔ وہاں کی باہمی خدیوہ مخالفت
 بلکہ ایک دوسرے کے پیچھے نازیں تنگ
 نا جائز سمجھنے کے احمدیہ جماعت کو آزار
 پہنچنے اور اس کی مخالفت کرنے میں
 سب ہی اکتھے ہر جاتے ہیں! اس سبب سے کہ

یہ طریقہ مخالفت دیا نہیں جو حضرت نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے جہد میں اختیار
 کیا تھا جسکے عرب کے لوگ مختلف گروہوں
 میں سے ہوتے تھے۔ کوئی بہت پرستی کا
 مشائخ تھا کوئی مسعود پرستی میں مبتلا
 کوئی آتش پرستی کا دلدادہ کوئی یہود کی شکل
 میں یہی علیہ السلام کو کہا یا دے رہا تھا
 اور کوئی لغزشیت کی پیروی میں یہود کی مخالفت
 کا طریقہ اختیار اور باہمی منافرت و عداوت
 میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے
 رہتے تھے مگر ان سب شدید منافرت
 کے باوجود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم اور آپ کی مقدس جماعت کے خلاف
 یہ سب لوگ ایک ہی جہد سے نئے آئے تھے
 جس عذرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 جہد کے بارہ میں پیش کوئی نہ

جب ہمدی کا لہو ہرگز کا تو ظلم
 اس سے بھی وہی ملوک کرینے
 جو ہر سے مخالفت موجودہ تو میں
 کر ہی ہیں۔
 اس واضح پیش کوئی کی عداوت ہمدی
 آخر ازمان کے ظہور کے کہ قسمت آپ لوگوں
 کی مخالفت اور اعلیٰ سنوک سے باطل عیار
 ہے۔ رحمانی راہ جیسا۔
 مجرم یا غور فرمائیے اگر حضرت مرزا
 صاحب بقول آپ کے زہدی ہیں تو سچ
 اور وہ آپ کے نزدیک اپنے دعاوی میں
 صاف ہیں تو پھر ان کی مخالفت میں آپ
 کا قیہ کیوں تمام ہو گئی۔ حرب دہم سے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی
 اس لئے کسی قدر کا کوئی نبی
 نہیں سکتا۔ سورج کے مقابلہ
 چرخ کی کیا ضرورت ہے۔ جوئے
 کی مثال غیر مستند یا غیر مؤثر
 کی ہے جو بیگانگان کے لئے
 کو مستند یا غیر مستند کہلا کر
 لوٹتا ہے جب گورنمنٹ کو
 یہ گفت سے تریک ادا تائے
 اور رزنا پاتا ہے۔ جمہا نبی جو
 خود معجزے نہیں دکھا سکتا
 اسلئے وہ سبے نبیوں کے
 معجزات کی تائید میں کرتا تھا
 سے حضرت یحییٰ علیہ السلام
 کا معجزہ مردے زندہ کرنا جو
 میں ہی نبوت اور کتاب ہونے
 اور باقی کرنا وغیرہ ہیں۔ لائی
 بلکہ کے مطابق رسول کریم کے
 بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ نبی کسی
 استاد کا شاگرد نہیں ہوتا۔
 اس کو علم لائی جانا ہے۔
 لائبریری کی کتاب سے استفادہ
 کرتے تھے کمال نہیں۔ کا ہنڈا کے
 سے تفسیر کے نہیں ہیں بیکہ
 جاہر گئے ہیں معجزہ وغیرہ۔
 ظاہر ہے کہ اعتراضات جماعت احمدیہ
 کے لئے سے نہیں تھیکہ یا نہیں ضروری
 اور باہل شدہ باتوں کا مادہ ہے۔
 جن کے دلیل اور مستجاب جواب ہفت
 احمدیہ کی طرت سے بارہا دیئے جاتے
 ہیں ایسے غیر مستعمل اعتراضات کے
 بارہ بار مادہ اور شدید مخالفت کے
 باوجود وہ ہفت لئے اس پر گزیر جہت
 کہ ان دونوں رات پر کوئی ترقی جو رہی ہے
 اور ممکن نہیں کہ یہ سچ آپ لوگوں کے
 مہربانی کی جھوٹو لئے سچہ جاتے۔
 چھے آپ کی حضرت مازان تقریر مسکر

اس جماعت کی عداوت کا جن ثبوت
 ہے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی قائم
 کردہ جماعت ہے۔ جس کے ذریعہ نبوت
 و اشاعت دین کی مقدس اطرائں انشاء
 عالم میں پوری ہو رہی ہیں۔ اس پر گزیر
 جماعت کے مقدس باقی کی عداوت کا
 اندازہ اپنے زمانے کے مجدد حضرت محمد
 امین علیہ السلام کی اس پیش کوئی
 سے نہ لینا منداں شکل نہیں بلکہ مفہوم
 جبکہ علماء زمانہ کی طرف سے حضرت باقی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ظاہر ہو رہی
 ہے۔ حضرت ملا مصروف کی کتاب فتوح
 یکہ جلد دوم ص ۱۱۷ میں مرقوم ہے:-

واذا خرج هذا الزمام
 المرشدی فلیس بلہ
 عدو و مبین الا
 الفقہاء خاصتہ

کہ جب امام ہمدی ظاہر ہوں
 گئے تو نہ نہ خصوصیت
 سے فقہاء کے گروہ ہی ان کا
 کلمہ کلام نہیں ہوگا۔
 اسی طرح شیخ الکرامہ میں ہمدی کی نسبت
 پیش کوئی مرقوم ہے کہ

علماء دولت اس کی مخالفت پر
 کھڑے ہو جائیں گے اور اس پر
 کفر اور گمراہ ہونے کا فیصلہ
 دیں گے اور انہیں گمراہ
 شیعہ ہارے ذمہ وقت
 کو تباہ کرنے والے ہے۔

زحیح اقلہ۔ مستعمل
 اسی طرح اہل تشیع کے ایک مہتمم
 مجتہد مولوی سید محمد حسین صاحب بھی
 اپنی تصنیف الدرر السوری مکتبہ پر لکھتے
 ہیں:-

ملا۔ اس کے نقل کے لئے
 وہیں کے اور بعض اہل دل

ملا۔ اس کے نقل کے لئے
 وہیں کے اور بعض اہل دل

دہلی کے جلسہ عید میلاد النبی صلعم میں ڈاکٹر ناراج چند کی تقریر

اسلامی عبادات کی حکمت و فلسفہ

ایڈووکیٹ مولوی شریف احمد صاحب اپنی اخبار احمدیہ مسلم رسالہ میں

روزہ کے بارہ میں ڈاکٹر ناراج چند کی اصلاحی سنجوین کرتے ہوئے روزہ کی عبادت اسلامی کے بارہ میں لکھا کہ

”اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ جو وہ حالات میں کیا مناسب ہوگا۔ کچھ پانچ وقت ہی نماز سے باہر کہ پورے ایک ماہ کے ایسے حالات میں روزہ رکھنے کا نتیجہ سبک صنعت و راحت میں کافی ترقی ہو جائے اور مزدور کو محنت سے ختم کرنا ہوتے ہیں۔“

راجمنت دہلی کے محترم مسلمان مسلمان صاحب کے روزوں کے بارہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی تجویز پر غور کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم پہلے روزہ کے اغراض و مقاصد پر نظر فرما کر کریں۔ اگر روزوں میں واقعی روحانی ترقی اور جہتی فرائض میں ترقی کا قدرتی اثر دیکھیے۔ تبکہ یہ مہربانیاں ہیں کہ اس روحانی طریقہ پر عمل پیرا ہونے کی تحریک کی جائے۔ تاکہ اس میں کسی زہیم و متبحر کی تجویز پیش ہوتی ہے۔

زندگی کے بارہ میں روزہ کی حکمت و فلسفہ صحابہ کے دور کے بارے میں کہ

بارہ پیش گوئی کہ عالم دوبارہ نیست کھاتا پیرا اور منے اڑاؤ۔ آئندہ کی نگرانی ضرورت نہیں۔ مزید برآں ”ایک جگہ بیٹھا اٹھائے ڈھٹا“ کہ اس دنیا کی نعمتیں اور لذتیں تو معلوم ہیں۔ جب دنیا میں آئے ہو تو ان سے غریب فائدہ اٹھاؤ۔ اٹھا چاں یا عالم تو کسی نے دیکھا نہیں۔ پھر اس سے کام لے کر ڈاکٹر اس نظریے کے حامل دینی عیش و عشرت میں مشغول نہ ہوتے ہیں۔

اور جن لوگوں میں ایسی نظریہ کے حامل ہیں عزیز کا ایک کثیر حجتہ بریاضت۔ مجاہدہ۔ چلانی اور تہمتیا میں گذار چکے ہیں۔ اور آج بھی ایسے سنیاہی اور اسدھو موجود ہیں۔ جو نہ صرف اس نظریہ کے حامل بلکہ شہرہ مند اس پر عمل میں ہیں

روزہ دو نظر بات کا ایک صانع امتزاج ہے۔ ایک صانع امتزاج ہے۔ اس میں روزہ کی عبادت متذکرہ باہر دو فرض نظر بات کا ایک صانع امتزاج۔ جب ہم مختلف اقسام اور مذاہب کی تعلیمات اور عبادات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں وہاں روزہ کی ایک خاص اہمیت نظر آتی ہے۔ روزہ کی شکل۔ تعداد۔ احکام میں

کھلی اختلاف مزہر ہر سکتا ہے۔ مگر اس کی غرض سب مذاہب میں یکساں نظر آتی ہے۔ اور وہ ہے۔ ضبط نفس۔ صبر اور روحانی طاقتوں اور قوتوں کو نفسی انسانی

ہیں۔ چاہے کتنا قدیم مہر میں اس روزہ کا روح تھا۔ اہل یونان میں روزہ کا رواج تھا۔ باطنی یونانی غور میں روزہ رکھنے کا خاص اہمیت تھی کہ نفس۔ ہندو مذہب میں تو ہر ماہ بعض ”بہت“ یعنی روزے رکھنے کا رواج تھا۔ اور ہر ماہ سے چند درشتیوں اور نیکو بیگزوں میں چلے کئی کارواج و عبادت سے بہتر تھی کہ اسلام کی ابتداء میں روزہ رکھا کرتے تھے اور رکھتے ہیں۔ چنانچہ

دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بائبل میں لکھا ہے کہ آپ نے جب الطور پر چالیس روزے رکھے۔

مسورہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوندانہ کے پاس رہا اور نہ روفی کھاتی اور نہ پیانی پیدا اور اُس نے ان دونوں پر اس حمد کی باتوں میں دس احکام کر رکھا۔“

خروج ۲۸ باب ۲۸ (۲۸) دن حضرت یسوع علیہ السلام بھی روزہ سے لکھا کرتے تھے۔ ان کا انتخاب آج بھی بعض عیسائی روزہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے۔ ”اُس وقت روح یسوع کو جھگڑے گی تاکہ انہیں سے آزما جائے اور چالیس دن وہ اس

رات فائدہ کر کے آکر کھائے کچھ لگ کر کئی ایک نام آیت (۱) بیان فائدہ سے مراد اصل روزہ ہی ہے۔ حزب لوگوں کو جاننا تھا کہ روزہ رکھنے کا رواج تھا اسی طرح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فارغاً جس آخترت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہیں رکھتے تھے بلکہ روزہ رکھنے اور عبادت الخ میں مصروف رہتے تھے تاکہ تھیں قرآن مجید کا نزول شروع ہو۔ اور خلعت نبوت آپ کو پہنائی گئی۔

روزہ اسلام اور روزہ ایک اہم رکھ ہے۔ اُس کی فرضیت کا اعلان ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ ”یا ایہذا الذین امنوا کتبنا علیکم الصیام کما کتبنا علی الذین من قبکم لعلکم تتقون اور الفرقہ ۳۳

کرامے مسلمانوں کو روزہ فرض کیا گیا ہے عیب کے تم سے پہلے گذشتہ اقوام میں یہی فرض کیا گیا تھا۔ تاکہ روحانی و اخلاقی کمزوریوں سے بچاؤ اور متقی بن جاوے۔

قرآن مجید کا تاریخی بیان جو حقیقت ہے۔ جس کا تصدیق انسانی سیکولر سائنس میں Fasting کے زیر موزان مقالہ مندرجہ جملہ مقالے سے بھی ہوتی ہے۔ لکھا ہے۔

”Commonest by far however, of all the uses of voluntary fasting, in the past and at the present time, is its practice as an act of self-denial with definite religious intention by the greater number of religions, in the lower, middle and higher cultures alike, fasting is largely proscribed, and where it is not

required, it is nevertheless practiced to some extent by individuals in response to the prompting of nature“

کامیابی پر حال میں طوطی روزوں کے دیگر قارئین سے ایک خاص فائدہ مذہبی مفید اور مدعا کو برآ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کو ناراضی ہے۔ اکثر مذہب میں چھوٹے۔ بڑے اور درمیانی طبقات کے مسلمان روزہ کا موجود پایا جاتا ہے۔ اور اگر کسی روزہ کا جماعتی رنگ میں نہ بھی ہو تو بھی خدائی غریبک درخیز پانچ آزادی رنگ میں اس کا رواج ملتا ہے۔

روزہ اور تخیلی قلب نماز اور تخیلی نفس روزہ انہیں مکر ام اور ادب عظام کے تقاضا کی بنا پر ”مومنیت نفس اور تخیلی قلب کا باعث ہے۔ تزیین نفس کی صورت میں اگر انسان کو نفسی امارہ کی مشہدات و رساں سے بیکر حاصل ہوتا ہے۔ تو تخیلی تہ کی صورت میں وہ سنگ نشانات و رساں ملتا ہے۔ اور اس طرح روزہ

سفران اپنی کے حصول اور سبک سنازل ملے کہ نہ سما ایک ذریعہ ہے۔ اور تزیین تہ کا یہ نصاب خدا تعالیٰ نے تمام اقوام و دلع کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور جن لوگوں نے

اس نصاب کے مطابق روحانی مقامات کو حاصل کرنے کے لئے سزا زدہ رکھے قرآن روزہ سے انہیں ایک ذریعہ عالم کی طرف سے لگے۔ انہیں کرام اور ادب و خطاب کی پاکیزہ ذمہ داری اس بات پر شدہ معلق ہیں۔

تاثیرات روزہ کا اس نصاب میں ایک روشن ثبوت اور ذہنی آراگی کے دور میں جبکہ مذہبی عبادات کی تاثیرات کا انکار کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادہ حضرت مردا غلام احمد صاحبؑ کیانی علیہ السلام کو ایک جمل جواب دہیہ کے لئے مسبوٹ فرمایا تاکہ ان کے ذریعہ ہم روزہ کا صحیح عالم تاریخی میں روشن ہو۔ اور اس عبادت اسلامی کی حکمت و فلسفہ اپنے اعمال اور ذاتی کثبات سے دنیا پر واضح کریں۔ آپ روزہ کی تاثیرات روحانی کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ

”ایک مرتبہ ایام جوانی میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ مسوٹ تک صورت تکہ کو جواب میں کھانی دیا۔ اور اُس نے یہ ذکر کر کے لاکھ قدر روزے ادا کماہی کی پیشانی کے لئے رکھا سنت خاندان نبوت ہے اس بات کی

کا استعمال سواں کی حقیقت بھی معصوموں کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں جو حضور پر کثرت کثرت لوح پر تحریر فرماتے ہیں۔

عقیدہ کہ روس خدا جو تم سے بیٹا ہے وہ بھی ہے کہ خدا ایک ہے اور عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ خاتم الانبیاء سے اور سب سے بڑھ کر ہے اور بعضوں کے کوئی نہیں مگر وہی جس پر درود طوری ہو تو کجا در بیانی ہی۔

بیزیر خود اپنے خادم سے بڑا نہیں اور شرح اپنے بیخ سے بڑا ہے۔ پس جو کمال طور پر خود میں بنا ہو کر کسی کا لقب پاتا ہے وہ ضم ہوتا کا کمال انداز نہیں جیسا کہ چھب چھب میں اپنی شکل دیکھو تو وہ نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی اگرچہ بظاہر وہ نظر آتے ہو صرف ظل اور اصل کا فرق ہے سوا سوا ہی خدا سے بیخ معصوموں

چاپی رکتی نوح مسلم

اب آپ میں تخریر خود زنا گمارے خلاف اپنے قائم کردہ نشانہات کا جائزہ لیں کہ کسی نے ہاں سے آپ میرے انھی سے انتہائی رسک کے لیے آکر عوام کو بے مروت غلط اور بے جیاد بائیں سن کر خدا فی سلسلہ کی تخریب کا مظاہرہ کرتے ہیں !!

سایہ فرسینہ یافتہ ڈاکٹر کا بڑا ابا نا وغیرہ

بشریکہ گورنمنٹ کو پتہ لگے گویا حضرت اندرس مرزا صاحب علیہ السلام کے دعاوی مجددیت و امامت سے بقول آپ کے الفاظ اٹکائے تے ہاں کہ بے خبر ہے۔ اچھی مقام ہے کہ خود ۲۴ سال سلسلہ ایک شخص عوام الناس میں اپنا دعویٰ دلائل و تاہل اور صورت و مہکات اور وقوع پذیر عملات کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اور ذات و ضمیر کھاتا ہے کہ گویا خدا نے مجھے مامور کر بھی ہے مگر وہ دعاوی و فہم اور صحیح دلیلیں جو ایک شخص کے لئے بھی واقعات سے لے نہیں دیکھتے آپ کے کلموں کی گورنمنٹ کو بھی پتہ لگتا ہے مگر وہ دعویٰ کی گرفت کرنے کے بجائے اس کو ایسا مرزا کرتا ہے جس کی ازمانہ میں نظیر نہیں

آپ کو حضرت بیخ معصوم علیہ السلام کے معجزات سے انکار ہے اگر کوئی شخص نصف انبیا کا انکار کرے تو اس کا کیا کیا علاج اسے حضرت چندہ کے فریبہ اس قدر معجزات ظہور پذیر ہوئے کہ سوائے انکار یا امر اور کرنے والے کے کسی شخص کو نکالنا ہی نہیں۔

فراموشی دل سے ان کا مطالعہ کیجئے آپ کو معجزات نظر آ جائیں گے وہ دنیا و دینا ہر توبیہ لوگ بھی موجود ہیں جیسے قرآن کریم جیونہ

معجزہ بھی نظر نہیں آیا اور قرآن کریم لفظ لفظ لغویاً بائیں اعتراض ہی دیکھا ہی دیکھا باقی رہا حضرت علی علیہ السلام کے کلمہ زندہ کرنا یا بچیں اس اٹھان کے سبب سے باہر آتے ہی خواہم گو اپنی نبوت اور کتاب جاری کرنے کا ادعا کرنا وغیرہ سو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ اعتراض کر بھی سوسا بھی کر کے یا پوری صاحب سے حاصل کیے ہیں قرآن حکم پر صاحب سے اس بارہ میں یاد رکھئے ۱۴ اعتراضات کا مفہم "حقائق القرآن" کے لئے اپنے قائم کردہ اعتراضات کا جائزہ لے کر خود فرمایا کہ یہی اعتراضات عیناً کہ طرف سے اسلامی تعلیم اور بیخ بنی کے خلاف نظر نہیں کے جلتے ہیں۔ بیخ امیر کرتا ہوں کہ آپ اس بارہ میں بیخ معصوم کو استوار رکھنے کی نیت سے عجزاً بنیاد راز تحقیق فرمائیں گے۔

لا نبی بعدی کی حدیث کی نشاندہ شریعت دانی سے ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی امت تک نہیں آ سکتا غیر قریش ہی آ سکتے ہیں۔ جو کسلف صاحبیں اور محمد بنی عرب کے نزدیک مسلم سے اس سلسلہ میں ہمارا مفہم خاتم النبیین کے بہترین حق ہم سے طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں اور حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی اس بارہ میں مشورہ لیں جیسے خاتم النبیین کی حدیث قدسی ان کی باقی مطالعہ فرمائیں۔

جی کا بھی استناد کا شاگرد نہ ہونا حرف

حضرت ہما کر مصلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی مخصوص ہے اور اس فضیلت میں حضور صلعم کا کوئی نبی شریک نہیں۔ چنانچہ مشہور معصومی عالم الشیخ زین الدین صاحب ابی ذر اخبار اللہ نے اپنے استناد صاحب الشیخ محمد عبدہ کے اقادات سے تفسیر القرآن الفہم سورۃ المنار مرتب کر کے تحریر فرمایا ہے کہ

وَلَمْ يَنْقُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلَّ لَعَلَّ نَبِيًّا مِّثْلًا غَيْرِ نَبِيِّكَ (ہم) نہ ہو وہ صفحہ خاص لا تفتخروا بحدیثہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ احسن من النبیین تفسیر المنار جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ مطبوعۃ المنار ۱۹۱۱

یعنی یہ بات کہیں درج نہیں کرنا کہ تقاضے سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے علاوہ کوئی اور بھی آتی ہی معیشت فرما جاوے۔ پس آجی ہونا وہ خاص صفت ہے جس میں کوئی بھی اور آجی آنحضرت صلعم کا شریک نہیں۔

گویا آنحضرت صلعم کے علاوہ سبھی خواہ وہ کتنے ہی اٹھان ہوں۔ ایمانی و نصف صوف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا آپ ہی تھے۔ اندر کی حالات

حضور صلعم کے لئے وہ باقی انبیاء کے لئے لکھا رکھا کہ لہنا اسی طرح باعث فرست ہے جس طرح حضور کے لئے آجی ہونا تھا فضیلت سے۔ پس حضرت بیخ معصوم علیہ السلام پر آجی نہ ہونے کی حدیث میں مذکوروں کا اعتراض کچھ وزن نہیں رکھتے۔ علاوہ اس کے تو زمین سے حضرت جیسے کی نسبت ثابت ہے کہ انہوں نے ایک بیوی اسناد سے تمام توحید پر بھی تھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بھی اس حدیث صرف جو کسی اسناد سے پڑھا ہر گاہ مگر معارف قرآن باقریہ یا صرف کسی استاد سے یا حضرت نہیں پڑھے۔ یہ ایک حضور اس بارہ میں خود فرماتے ہیں۔

جس حلقہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا ہی حال ہے کہ کوئی ثابت نہیں کرتا کہ میں کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک جہت بھی پڑھا ہے یا کسی معصوم یا محدث کی شاگردی اختیار کیا ہے میں یہی مہدویت سے جو نبوت محمدیہ کے منہا پر ہے کہ حاصل ہوتی ہے۔ اور اسرار دین ہلا دہا پر چھ پر کھوئے گئے۔

دام الصلح علیہ طبع اول

۱۱۱۱ میرا آپ سے ہمارے ہر کسی کی کتب سے استفادہ سے کتب کا کھنا کما نہیں۔ آفتاب آہر اول آفتاب حضور کی تصنیفات موجود ہیں۔ ایک دنیا اس کی افادیت کا سکرمان بھی ہے۔ آپ کی یہ بات کچھ وزن نہیں رکھیں جبکہ آپ سے علم ریاضت میں کہیں زیادہ پڑھے ہوتے ہوں حضور کی تصنیفات کی اسلئے خدا کا اقتدار کر کے ہیں۔ چنانچہ بیخ اخبار کرزن گٹ کے مشہور ابی ذر اخبار اللہ صاحب نے اخبار وکیل کے ابی ذر اخبار اللہ صاحب نے مشہور اخبار آئینہ میز لاہور۔ اخبار

جو دعویٰ مدعی راہ لہندی مشر محمدی بنگلو وغیرہا سے حضرت بیخ معصوم کے علی کلام کی اہمیت ہر اسی عالمانہ گو اس میں کوئی خالی واقفیت کا بنا پڑے اور قرآن کیا ہے۔ بحرف طاعت مزید آفتاب کی درج کرنے ممکن نہیں البتہ بطور مؤثر از خود دار سے حضرت آیت بیخ معصوم علیہ السلام کی تصنیف پر ایمان احمدیہ پڑے سوری محمد حسن صاحب شالادی نے جو روپو کیا ہے آپ کی تصنیف کو کہنے کے لئے کافی ہے۔ سوری صاحب لکھتے ہیں۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اردو دورہ حالت کی نظر سے آجی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام بنیاد نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی نظر نہیں لعل اللہ جیدت بعد

ذالک احوال عجزا و اس کا صرف بھی اسلام کی مانی دعویٰ تھی وہ مسانی دعویٰ مانی لغت میں ایسا ثابت نہ ہو سکتا ہے جس کی نظیر جیسے مسلمانوں میں بہت ہے کہ باقی کتب سے بہت ان الفاظ کو کوئی ایسی مابند لکھے نہ ہو کہ کسی کے کہ ایک ایسی کتاب بناوے جس میں جملہ فرمائے مخالفین اسلام فہمہ صاف فرقا آریہ دریم صلح سے اس زور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور وہ چار لکھے شخص انصار اسلام کا نشان دہی کر کے جنہوں نے اسلام کی لغت مانی دعویٰ تھی رسائی کے علاوہ عالی لغت کا بھی بیخ اور مخالفین اسلام اور مسکنین ایمان کے مقابل میں مراد تھی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو جو ابام کا لقب جو وہ ہمارے پاس آ کر کر رہا ہوا کا اقوام غیر کو کہہ لکھا دیا ہو"۔

۱۹۰-۱۹۱

اسی طرح سوری محمد شریف صاحب لکھتے ہیں جو مسلمانان ہند میں اپنے تقویٰ دیانت داری میں مسلم تھے۔ اپنے مشہور اخبار "مشور محمدی" میں حضرت مرزا صاحب کا لکھا ہے کہ یہ روپو کر کے رقم طراز ہوا کہ "کتاب اللہ" لکھا ہے کہ براہ احمدیہ نبوت قرآن و نبوت محمدیہ ایک ایسی ہے تفسیر کتاب ہے کہ جس کا طافی نہیں۔ مصنف نے اسلام کو ایسی کوشش اور ویلیوں سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مرزا بھی لکھا کہ قرآن کا پندرہ لوگوں نے پڑھا ہے اور ان میں سے ایک مخالف اخبار اس کا پندرہ گاہ ہے۔ مشور محمدی بنگلو اور مشور محمدی بنگلو

خود زانیہ کا یہ حوالہ ہے جس میں فرما دیا کہ حضرت آدم کی توحید بیان کرنا خدا کا اور ان کی روحانی حالت کا آرزو ہے۔ سیدنا حضرت بیخ معصوم علیہ السلام نے فرمایا ہے

صرف کلمہ کہ میں نے حکمت ہمالیہ صرف کلام تک سے ہی دکھا ایم سے بیخ محمدی سورہ کو لکھا کہ جس طرح کی فرود تھیں، ان الفاظ کا تفسیر تدریجاً تفسیر خدا تعالیٰ ہی ان کو مسلم کو کرنا سزا ہے بلکہ یہ بھی اور اس میں آپ کی بیانیہ ہیں کہ بیخ سے کسی طرح کا لکھا ہے جس کی کوئی ایک مسلم نہیں کہنے اور اس میں اس کی بیانیہ ہیں کہ بیخ سے استفادہ فرمائیں اس کی بیانیہ ہیں کہ بیخ سے استفادہ فرمائیں

۱۹۰-۱۹۱

اسلام کا بنیادی رکن

(زکوٰۃ)

زکوٰۃ کی فریضیت؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا ارشاد بھی فرمایا ہے۔

نہایت بجا حدیثوں میں کیلئے زکوٰۃ دنیا بھی ایسی لائسی ہے جیسا کہ نماز ادا کرنا پس اگر کوئی شخص اس فریضہ کو ادا نہیں کرتا تو وہ ایسا ہی قابلِ مواخذہ ہے جیسا کہ تارکِ الصلوٰۃ اور تارکِ زکوٰۃ کیلئے بھی ایسی ہی سزا ہے کہ جس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں ہے۔

۲۔ زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے تیسرا رکن ہے۔ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے۔ اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت۔ دوم نماز تیسرے زکوٰۃ۔ چوتھے رمضان کے روزے اور پانچویں بیت اللہ کا حج جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو چکا ہو وہ اگر اسے ادا نہیں کرتا تو اس کا ایمان کا دعویٰ صرف زبانی ہے۔

زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟ زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ تا اللہ تعالیٰ بڑھے۔ اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ حرص اور غفلت کی بیج کٹی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی امراض ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

زکوٰۃ دینے سے مالوں میں کمی نہیں آتی؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ دینے سے مالوں میں کمی نہیں آتی؟ زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو اس

سے ہمارے مالوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ یہ محض خیالی دوسرے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكْوٰتٍ تَزِيدَنَّ** وَجْهَ اللّٰهِ فَآوَدَلِيْكَ هُمْ الْمَضْعُوْنَ۔ یعنی جو لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دیتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے اموال کو کم نہیں کرتے۔ بلکہ بڑھاتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ **وَمَا آتَيْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الْمُرَاذِقِيْنَ۔**

یعنی جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بجائے اور بڑے گا۔ اور وہ سب سے اچھا دینے والا ہے۔ پھر فرمایا۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ اللّٰهِ حَتّٰى اَنْتُمْ تَسْلُبُوْنَ سَبِيْلًا فِي كُلِّ سَبِيْلَةٍ مِّمَّا هُوَ حَبِيْبٌ وَّ اللّٰهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ مَا يَّوَدُّ وَّ اللّٰهُ رَاسِعٌ عَلَيْهِمْ

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔

ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سے سات بائیس پیدا ہوں اور ہر بائی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بہت بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ پھر فرمایا۔

الشَّيْطٰنُ يَعْزِمُ عَلَيْكُمْ الْفَقْرَ وَّ يَمُرُّكُمْ بِالْفَحْشٰءِ وَّ اللّٰهُ يَدُّكُمْ مَّخْفِرًا وَّ مِنْهُ وُفْرًا۔

یعنی شیطان تم کو زکوٰۃ دینے کی صدمت میں (افلاس سے ڈرا کر) فریضہ (کو) چھیننے کیلئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو ان پر اپنے فضل اور بخشش کا وعدہ کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضٰتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتِ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَوْ صٰبِلًا وَّ اِبْلًا فَاَتَتْهَا اَكْلِيًّا ضَعْفٰنِيْنَ وَّ فَاَنْ لَّمْ يَّصِبْهَا وَّ اِبْلًا نَّظَلَّ مَا وَّرَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا۔

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو ثابت قدم کرنے کیلئے اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اعلیٰ درجہ کی بلند زمین پر بارش ہو اور اس پر اچھی بارش برسے اور اس کا پھل دگنا ہو جائے۔ اگر بہت بارش اس پر نہ برسے تو بوند باندی ہی کافی ہو جائے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ادائیگی زکوٰۃ سے اموال میں کمی کا خیال لفظی ہے۔

چندہ الگ سے اور زکوٰۃ الگ۔ یہ بھی یاد رہے کہ ایک مسلمان کے ذمہ مالی عبادتوں اور زکوٰۃ دینا بھی نہیں بلکہ اور بھی کئی حقوق اللہ تعالیٰ پر رکھے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی کئی آیات سے ثابت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو چندہ رکھ لیا حدی کے ذمہ لای اور جسے قرآن طیبہ وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہے اس طرح جو مسلمان کی عزت سے حسد تک ادائیگی میں اس زکوٰۃ سے الگ ہے جو باوجود ان جملہ چندہ جات اور کئی کچھ اور بھی واجب الادا رہتا ہے اور جب تک اسے زکوٰۃ کی نیت سے ادا نہ کیا جائے اور نہیں ہوتا۔

زکوٰۃ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ زکوٰۃ کیا ہے۔ یہ یعنی خدا سے اللہ کے بارے میں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ اس طرح باہم کم کرنے سے مسلمان نپٹ جاتے ہیں۔ امر اور بر فریضہ ہے کہ وہ ادا کریں۔

تو یہ بھی واضح ہے کہ مدت ادا زکوٰۃ اور اس طرح کا سب سے پہلا آنا چاہئے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو اس کی اجازت کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو خدمت سمجھو کہ کچھ کہیں ہاتھ نہیں آتا۔ چاہیے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ ادا کرے اور زکوٰۃ لے لے۔

مذہبوں کے جملہ صاحب نصاب اہل علم اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف ذریعہ توجہ فرمائیں۔ اس سے قوم کے حیرانوں کا اور غمناکوں کا ڈر اور دبا ہوا ہے۔

جملہ اہل علم و تہذیب و انوار کرام اور صلحین حضرات اپنے حلقہ کے صاحب نصاب اہل علم کی زکوٰۃ جملہ مرکز جموں نے یہ تعاون فرمادیا۔

تبریں!

الہ آباد ۱۳ اکتوبر۔ وزیر اعظم مرحومہ لال بہو نے آج بیان ایک کاڈاں میں ایک عظیم جلسہ سے خطاب کر کے ہوئے منفی یونی کے حالیہ فرقہ دار مذاکات کا شدید مذمت کی۔ سرزبڑ نے کہا کہ علی گڑھ فرقہ مقامات کے فرقہ دار مذاکات نہایت فرنگ ہیں۔ ان مذاکات کے باعث ہندوستان کاہمارا گریگا ہے۔ یہ امر حیات تکلیف دہ اور آسناک ہے کہ اختلافات میں طلباء نے حصہ لیا۔

نئی دلی۔ ۱۳ اکتوبر۔ سرزبڑ نے دو روزہ ہندو کشاں کا آج علم بڑا ہے، صلوم بڑا ہے کہ وہاں عظیم ہر فرنگیوں کے سے اسی کے لئے روزانہ لگے۔ وہ براہ لندن امریکہ جاسا گئے وزیر اعظم مرحومہ کو لندن بھیجیں گئے۔ وہاں دو دن قیام کریں گے اور وزیر اعظم برطانیہ سر میکلن سے مذاکات کریں گے۔ سرزبڑ نے فرنگیوں کو لندن سے روزانہ ہر گز فرنگیوں کے لئے آبادی عظیم مرحومہ لال بہو نے اپنے اتھلی ملائے گئے گاڈاں کے درمیان نید اور بات کوڈہ آبادی واپس آگئے گی انہوں نے وہ عام مجلس میں تقریریں کیں۔ موضع الہا میں تقریر کرتے ہوئے سرزبڑ نے فرقہ دارانہ مذاکات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہاں تکلیف دہ اور

شہر شاہ کے طالب علموں نے ان مذاکات میں حصہ لیا۔ تعلیم کا آخر مقصد کیا ہے۔ اگر طالب علم اس قسم کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ تو تعلیم کا ناکارہ کیا ہے۔

سرزبڑ نے کہا، شکر کے وقت سے اب تک ہندوستان کی یہ راہت رہی ہے کہ مذہب کے نام پر ایک گروہ کا مدرسہ لایب کے گروں کے کا نہیں کا نا اور وہ سے کہ جب کا احترام کیا ہے۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ وہ متحد رہیں، قومی اتحاد کے بیزارتی اسکیموں پر عمل نہیں کر سکتا، اور ملک ترقی کی

مشاورہ چکا مزان نہیں رہ سکتا۔ سرزبڑ نے کہا کہ مانی کی ذات بات کے امتیاز فرقہ پرستی اور ہر گز اور کی اور ان کی دوسرے ہندوستان ہوش کو دور کر دیا ہے۔ ان پر انہوں کی برائی لہر کا ہیں اور یہ ہندوستان کو ایک قوم کی حیثیت سے آگے بڑھنے میں راجہ ڈال رہی ہیں، جیسا ان لائبریرین کا استاد کرتا ہے۔ اور ملک کی یکجہتی اور استحکام کے لئے کام کرنا ہے۔

سرزبڑ نے کہا کہ ہندو ازم اسلام میں بہت اور صلح ازم یہ سب ہندوستان کے مذہب ہیں۔

سرزبڑ نے کہا کہ ہندو ازم مسلمانوں کی سرزمین کا اولاد ہیں۔ انہیں بھی بیرون کی طرح ساتھ چلنا چاہیے اور ہندو ازم میں باہنے کو مفاد پرستی کی سرگرمیاں ملک کشاں میں رخصت ہرگز نہیں ہوں گی۔ اگر ملک کے عوام کو اور ہری قوموں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ تو ملک کو ایک نئی شکل دینی ہوگی۔

گھنٹہ ۱۴ اکتوبر۔ راجست اتھلیٹیٹو کے وزیر داخلہ سرزبڑ نے سٹیٹو نے مل جتا یا کہ یونی کے ۱۲ اطلاع میں جو سالہ ہنگاموں سے متعلقہ کی اصرار ہے۔ اگر گورکھپور، مظفر نگر اور ہندو شہر میں کوئی نئی نوٹس اور واقعہ پیش نہیں آیا۔ دوسرا مشا مختلف اطلاع میں تازہ گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رہا۔ خدشات ہیں ایک سو افراد زخمی ہوئے تھے۔ کل

سہتوں میں ان میں سے تین اور زخمی اپنے زخموں کے سبب جان بزن ہو چکے۔ اسی طرح بے والوں کا تعداد ۵۰۵ ہو گیا ہے۔ گرفتاریاں ۲۷۰۶ ہوئی ہیں۔ کل گرفتاریاں ان کے علاوہ ہیں۔ ہرگز میں ۵۰ لاشوں ہوتے جا رہے ہیں۔ گورکھپور میں ۲۰ لاشیں ہیں۔ جہاں سات سو سے قریب افراد کو گرفتاری کی ایک گروہ کے ساتھ واقعہ میں سولہ شخصوں کو قتل کیا گیا تھا۔

ہلیڈو میں باغی اہل زبان۔ وہاں ۲۰ افراد کو گرفتاری کیا گیا۔ جنہوں میں ہی کی گروہ کے واقعات میں کمی کر کے گھنٹہ کا وقت کر دیا گیا ہے۔ یقین احتیاجی کارروائیوں کا سلسلہ

جاری ہے۔ اس نتیجے میں گرفتاریاں ۲۸۶ ہوئی ہیں۔ مظفر نگر میں ہندو پیراٹوں کو گرفتاری کیا گیا ہے۔ رام پور میں اس طور پر ہو رہی ہے۔ گورکھپور میں ۲۶ افراد کو گرفتاری کیا گیا۔ وزیر داخلہ کو موصول شدہ اطلاعات کے مطابق ستمبر میں ۲۰ مظفر میں ۹۰ آگرہ میں ۶۷ مہاراجہ میں ۲۰ بنارس میں ۹۳ برہمن میں ۲۳ گھنٹہ میں ایک اور جے میں ایک ذریعہ دوں ہندو آبادی عظیم گروہ اور راجہ میں ہندو وہ سے لوگوں کو گرفتاری کیا گیا۔ یہ اطلاع حالیہ فاد سے متعلقہ ہے۔

بہن ۱۳ اکتوبر۔ بہار اور مدھیہ پراش کے علاوہ ہندو ازم اور یونی میں بھی جلسے آگیا ہے۔ ہندو پیراٹوں کو فراموشی و بھت سے ہزاروں آدمیوں کو نکال دیا گیا ہے۔ مظفر میں اور دوسرے لائن ٹرینوں میں ایک گھنٹہ کی ایک اطلاع مظفر سے کہ گھنٹہ میں جو سب گھنٹوں میں لاکھوں ہندو یونی میں پالی کی سطح کی فائدہ ہو گئے ہیں۔ اور ہندو ازم کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندو ازم کا کارروائی کی جا رہی ہیں۔ لوگوں کو نکالنے کے لئے کشتیاں تیار کھڑی ہیں۔ سب سے ڈیڑھ سو اشخاص کے ڈوب جانے کا اطلاع ملی ہے۔ ہندو کی ایک اطلاع مظفر سے کہ وہاں ۳۰ مسافروں کی کشتی ڈوب جانے سے ۱۲ افراد جاں بحق ہوئے تھے۔

مکرات پڑنے میں ہمارا کیونٹ پارٹی کی کونسل نے بتایا کہ اس کے اندازے کے مطابق بہار میں اس ہینڈ میں سبلاں اور

موسلا ہمارا باش سے کم انکم پانچ ہزار ہیں ٹلف ہو چکی۔ اور پچاس ہزار سو پانچ ٹانگ ہوتے ہیں۔ سورت کی ایک اطلاع مظفر سے کہ وہاں سے تاجی میں کپال کی سطح بارہ ٹانگ اور پتی ہو گئے۔

بیریاک ۱۶ اکتوبر۔ انڈیا سما میں امریکی ڈی کیٹ مظفر میں سے کی انکشاف کیا کہ روس اور امریکی بری فائنڈ سے رفاقت کو شہری سیکرٹری جنرل جے پر متا سندہ رہے۔ اس دوران ملکوں میں ہنگامہ اچل رہا ہے جو سیکرٹری جنرل کے انداز سیکرٹری کے ہیں۔ اور وہ کن علاقوں کے ہیں۔ انہوں نے ٹیلی ڈیکل پر سراوا کا سنت میں کہا کہ امریکہ جہاں تک ہو سکتا ہے۔ وہ اس کی بات ماننا چاہتا ہے۔ لیکن جب بات اس سے آگے چل جائے۔ کہ امریکہ سیکرٹری کی راست بازی کو قطعہ کنوی ہو گا۔ اس سے مسلاہ جہاں اچلی میں پیش کرنا پڑے گا۔

نئی دلی ۱۹ اکتوبر۔ پرمھان سڑک پیڈس ہندو نے سارے کے سبلاں خود علاقوں تک پہنچا دی جائے کہ ہندو یا کہ ان سے ایسی تاجی ہوئی ہے جس کی مثال

نئی دلی ۱۹ اکتوبر۔ پرمھان سڑک پیڈس ہندو نے سارے کے سبلاں خود علاقوں تک پہنچا دی جائے کہ ہندو یا کہ ان سے ایسی تاجی ہوئی ہے جس کی مثال

نہیں تھی۔ شری ہرنے کی پرتیوں سے ابھی چر سبلاں کے سبب ذمہ علاقوں حضرت صاحب گپور اور پینڈہ رورڈ کے علاقوں پر ہوا کی تھی۔ یہ سوائی بازہ ان کے پرگرام میں شامل تھا۔ شری ہرنے وزیر یا ریشتری ہندو شری تیاران سنی کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہتے ان مسلمانوں سے بڑے پیمانہ پر تاجی ہوئی ہے۔ شری کا سنی نارائن چھبہ نے تیاران ۱۹ سبلاں سے ہرے مال تاجی کی مابہ کوئی مثال نہیں تھی۔ ہمارے ساتھ علاقوں میں سبلاں گھنٹوں میں ۶۰ ہزار ہوتی اور اس دوران میں پارٹس گھنٹوں سے ہندو کے لئے بھی نہیں تھی۔ اور بات کبھی کبھی ہندو سنی سرزبڑ تیاران سے ہتے ہندو مذاکات نہیں ہی آ رہے ہیں۔ سبلی بہت سے غلطی سے ایسے ہیں جن تک بہن ناگہم ہے۔ اس سے ہندو ان کی شکل پر ہت ترقیب نہیں ہو سکی۔ اب ملک کے اندازہ کے مطابق دو کروڑ روپیہ کا نفع تباہ ہو گیا ہے۔ بہت سے اہل ہندو نہیں اور بہت ہی عمارتیں سبلاں میں رہ گئی ہیں۔ ان فوٹا اور سریشیوں کی خاطر ابھی تک گھنٹوں میں جا رہی ہیں ہندو پندرہ لاکھ ہندو پندرہ لاکھ تیر رہی ہیں۔

تحریر کا حیدر کا موجودہ مالی سال ختم

تحریر کا حیدر کا موجودہ مالی سال ختم

تحریر کا حیدر کا موجودہ مالی سال ختم۔ ایک ہندو کا موجودہ مالی سال ۲۰ کو مہر کو ختم ہو رہا ہے۔ جملہ ہندو صاحبان و سیکرٹریاں مال سے روزانہ سے کوڈہ اپنی اپنی جماعتوں میں ہندو گھنٹہ گان کی اور اسکیموں کا کام چڑھ میں اور جو دست ابھی تک فون سے ادائیں کر سکتے ان کو تو بہ دلا کر ممنون فرمائیں۔

رکھل الماں تحریک ہندو تاجی

رکھل الماں تحریک ہندو تاجی

ہر انسان کے لئے ایک فروری پیغام
ب زبان اردو
کا دڈا آئے ہر
نہایت

۸۰ صفحہ کا رسالہ
مقصد زندگی
احکام ربانی
کا دڈا آئے ہر
نہایت

عبداللہ ادریس سکند آباد دکن